

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے
سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

ناول "المیرہ"

کتاب نگری اسپیشل

تحریر۔۔ مسکان احزم

قسط نمبر 1

☆☆☆☆☆

بارسلونا میں بارش تڑتڑ برس رہی تھی۔۔۔ کڑکتی بجلی ماحول میں ہولناکی پیدا کر رہی تھی۔ سانپ کی طرح بل کھاتی سڑک رات کے اس پہر ویران نظر آرہی تھی۔ جیسے موت نے یہاں دہشت پھیلا دی ہو اور لوگ اس کے وار سے بچنے کے لیے گھروں میں دبکے بیٹھے ہوں۔

بادلوں کی گرج دل دہلا دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔ ایسے میں اگر اس تاریک گھر میں آئیں تو بھاری بوٹوں کی آواز وقفے وقفے سے گھمبیر خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔

بجلی ایک دفعہ پھر کڑکی تو وہ کمرے کے دروازے کے قریب کسی سائے کی مانند کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

برساتی کوٹ پہنے، چہرہ ایک بڑی سی ہیٹ سے چھپائے وہ مہارت کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔ منہ میں دبی ٹارچ کی روشنی دروازے کی ناب پر مرکوز تھی جسے وہ ایک چھوٹی سی پن سے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بادل زور سے گرجے تھے اور بجلی کی روشنی اندر آئی تھی لیکن وہ اپنے کام میں لگا رہا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ کمرے کا لاک کھول چکا تھا۔ اس نے ناب گھما کر دروازہ بغیر آواز پیدا کیے آہستہ سے کھولا تو اندر کا ماحول باہر سے بھی زیادہ تاریک دکھائی دیا تھا۔ دروازہ کھلنے کی وجہ سے اسے اندر ہلچل سی سنائی دی تو وہ دروازے کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑا ہو گیا۔

آواز ختم ہو گئی تھی اور اب فضا میں پہلے جیسا سکوت چھا گیا تھا۔۔۔ بجلی زور سے کڑکی تھی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ کچھ پل کے لیے روشن ہو گیا تھا۔

سامنے وہ بیڈ پر ٹانگیں سمیٹے، سر گھٹنوں میں چھائے بیٹھی ہوئی تھی اس بات سے بے خبر کہ موت اس کے کمرے کے دروازے میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ دبے پاؤں چند قدم آگے بڑھ آیا۔۔ ہاتھ میں اب نوکیلا خنجر دکھائی دے رہا تھا جو بجلی کی چمک سے بار بار چمک رہا تھا۔

قدم قدم چلتا وہ اس کے سر پر آن کھڑا ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ دیر آواز پیدا کیے بنا ہی وہ وہاں کھڑا رہا اور پھر اس اگلے ہی لمحے اس نے اس لڑکی کے بال کھینچ کر سر پیچھے کی جانب کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت کرتی یا پھر خود کو بچانے کے لیے چیختی چلاتی، وہ اس کی گردن پر خنجر چلا چکا تھا۔

کھڑکی سے آتی بجلی کی روشنی میں اس کی گردن سے ابلتا خون سیاہ مادے کی مانند دیکھا جاسکتا تھا۔ اس کا تڑپتا وجود وہیں بیڈ پر چھوڑ کر وہ الماری کی طرف اپنی مطلوبہ چیز لینے کے لیے بڑھا۔ ٹارچ وہ اب ہاتھ میں منتقل کر چکا تھا۔ الماری میں کپڑوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتا وہ اس چیز کو ڈھونڈنے کی کوشش میں ناکام ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ نیچے کچھ کاغذات پڑے تھے جن میں ایک پاسپورٹ بھی نظر آ رہا تھا۔ اس نے پاسپورٹ کھولا تو وہاں تصویر کے ساتھ اس لڑکی کا نام لکھا نظر آ رہا تھا۔

"وجدان، المیرہ"

تو یعنی مرنے والی "المیرہ" تھی؟

"المیرہ وجدان" جسے اس رات بہت بے رحمی سے قتل کر دیا گیا تھا یوں کہ اہل بار سلو نا کو خبر تک نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

الارم دوسری بار بج بج کر بند ہو گیا تھا لیکن وہ بے سدھ سی لیٹی سوئی رہی۔۔۔

دیوار سے لٹکتی گھڑی دوپہر کے ایک بج رہی تھی مگر وہ اس بات سے بے خبر ہمیشہ کی طرح اپنی نیند پوری کرنے میں مگن رہی۔

Posted on Kitab Nagri

جانتی بھی تھی کہ آج اس کی جاب کا پہلا دن تھا لیکن پھر بھی اس نے نیند کی قربانی نہیں دی تھی۔۔ وہ ایسی ہی تھی۔ نیند پر سب کچھ قربان کر دینے والی، لا پرواہی لڑکی۔

ایک بج کر پندرہ منٹ ہو گئے تھے۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا الارم تیسری بار بجنے لگا تھا۔ سستی سے کمبل سے ہاتھ نکالتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل کو ٹٹولا تو ہاتھ لگنے سے الارم کلاک نیچے گر گیا۔ اب وہ ہاتھ نیچے کی طرف بڑھا کر زمین پر اسے نابینوں کی طرح تلاش کر رہی تھی۔ مسلسل بجتے الارم سے تنگ آ کر اس نے کمبل پرے پھینکا تھا اور اب گردن بیڈ سے نیچے لٹکا کر ادھ کھلی آنکھوں سے کلاک کو دیکھنے لگی جو بج بج کر بے حال ہو رہا تھا۔

الارم بند کر کے اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور آنکھیں مسلتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اس کی نظر جیسے ہی سامنے وال کلاپر پڑی تو آنکھیں پوری طرح کھل گئیں۔

ہڑبڑا کر اٹھتے ہوئے وہ بنا کسی لمحے کی تاخیر کیے بیڈ چھوڑ کر واش روم کی جانب بھاگی تھی۔ اگلے دس منٹ میں وہ فریش ہو کر، لباس تبدیل کر کے آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔

سرعت سے شولڈر کٹ بھورے بالوں کو پونی کی شکل میں سمیٹ کر وہ اب چہرے پر ہلکا سا میک اپ کرنے لگی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے گھر سے باہر کھڑی سائیکل پر سوار ہو کر حقانی ہوٹل کی جانب بڑھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں پہلے ہی دن آؤٹ کر دیا جائے گا مس المیرہ وجدان۔" ہمیشہ کی طرح اپنی نالائقیوں کو کوستی وہ بل کھاتی گلیوں میں بنا سوچے سمجھے سائیکل بھگا رہی تھی۔ اگر وہ لیٹ پہنچے گی تو اسے واقعی جاب سے نکال دیا جائے گا اور وہ اتنی جلدی بار سلو ناکی سڑکوں پر آنا نہیں چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

آدھا گھنٹہ بار سلو ناکی بل کھاتی گلیوں اور مین روڈز پر سائیکل بھگاتے وہ وقت پر پہنچنے میں ہمیشہ کی طرح ناکام رہی تھی اور اب ہوٹل کے مینیجر کے سامنے سر جھکائے کھڑی اس کی لاسٹ وارنگ و دیگر ہدایات سن رہی تھی۔

"سوری سر۔۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔" موقع کی نزاکت سمجھ کر اس نے یہی کہنا مناسب سمجھا جاتا تھا۔

"مس المیرہ وجدان! جابز پر پہلے دن کے رویے ہمیشہ اپنا اثر باقی رکھتے ہیں۔ اس لیے کوشش کیجیے گا کہ دوبارہ ایسی نوبت ہی نہ آئے کہ ہمیں بنا وارنگ دیئے ہی آپ کو جاب سے نکالنا پڑے۔" پینتالیس سالہ مینیجر ہسپانوی زبان میں اسے خوب سنانے کے موڈ میں نظر آ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید اس سے کچھ کہتا، سامنے سے گزرنے والے شخص پر نظر پڑتے ہی وہ خاموش ہو گیا۔

"کیا ہو اڈیوڈ؟" اسے یوں دیکھ کر وہ ان دونوں کے پاس پوچھنے چلا آیا۔ پوچھنے والا بھی ہسپانوی زبان میں پوچھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

المیرہ بہت حد تک ہسپانوی زبان پر عبور حاصل کر چکی تھی۔ اس لیے ان دونوں کی گفتگو کو بنا کسی دشواری کے سمجھ سکتی تھی۔

"کچھ نہیں سر! ان محترمہ کا آج پہلا دن ہے، اور یہ پہلے ہی دن آدھا گھنٹہ لیٹ ہیں۔ میں نے انہیں سمجھا دیا ہے کہ یہاں ہر چیز برداشت کی جاسکتی ہے لیکن وقت میں تاخیر نہیں۔" وہ نہایت پروفیشنل انداز میں بات کر رہا تھا۔ المیرہ دل ہی دل میں اسے کئی باتیں سنا چکی تھی۔ بھی اب اس کا کیا قصور تھا اگر اس کی وقت پر آنکھ ہی نہیں کھلی تھی۔

ڈیوڈ کے وضاحت کرنے پر اس نے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو اسی ہوٹل کا لباس پہنے، سر جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"امید ہے کہ آپ کو ہمارے مینیجر ڈیوڈ کی بات اچھے سے سمجھ آگئی ہوگی۔" لہجہ دھیمار کھتے ہوئے وہ المیرہ سے کہہ رہا تھا۔ المیرہ نے اس کے یوں کہنے پر پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر وہیں کی وہیں مبہوت رہ گئی تھی۔ نیوی بلیو کلر کے سوٹ پر وائٹ شرٹ پہنے، کلائی میں برینڈڈ گھڑی لگائے، سیاہ بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کیے یوں کہ سامنے بالوں کا ابھار گرے ہائی لائٹ دکھائی دیتا تھا، وہ اس کے سامنے کھڑا کسی اور ہی دنیا کا باشندہ نظر آ رہا تھا۔ کسی ایسی دنیا کا جہاں ہر چیز بہت مہنگی اور نایاب تھی۔ شاید بہت خوبصورت بھی۔

اس کی شخصیت کے سحر میں جکڑی وہ سر ہلا گئی تھی جیسے وہ سب سمجھ گئی تھی اور آئندہ تو وقت سے بھی پہلے آنے کی کوشش کرے گی۔

Posted on Kitab Nagri

"گڈ۔۔" اس پر مصروف انداز میں نظر ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ پیچھے مینیجر سے پوچھنے لگی۔

"یہ کون تھے؟"

مینیجر نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا کہ کیا تم نہیں جانتی ہو۔۔ اگر تم نہیں جانتی تھیں تو پھر یہاں جاب کرنے کیوں چلی آئیں۔

"یہ سی ای او ہیں حقانی گروپ کے۔۔۔ مسٹر عذیر حقانی۔" منہ کے زاویے درست کرتے ہوئے مینیجر نے اسے بتا دیا تھا۔

"اومائے گاڈ۔۔۔" وہ نجانے کیوں اتنا خوش ہوئی تھی۔ جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ اس کے ہاتھ لگ گیا ہو۔

مینیجر اس پر ایک نظر ڈال کر منظر سے ہٹ گیا تو وہ خوشی خوشی ریسپشن پر چلی گئی۔

اسے اس فائیو اسٹار ہوٹل میں ریسپشنسٹ کی جاب ملی تھی۔ یہاں کا ایک شیف اس کا جاننے والا تھا جس سے کہہ کر اس نے بمشکل اس ہوٹل میں نوکری حاصل کی تھی لیکن جس طرح اس کا اپنے کام کے ساتھ رویہ تھا، یوں لگتا تھا کہ ہمیشہ کی طرح وہ یہاں سے بھی جلد ہی نکال دی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رات دو بجے کے قریب اس کی واپسی ہوئی تھی۔ مختلف رنگوں سے سجا اسپین کا یہ خوبصورت شہر اس وقت رنگ برنگی روشنیوں سے مزین نظر آرہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اپنے چھوٹے سے گھر کے قریب پہنچ کر اس نے سائیکل ایک طرف کھڑی کر کے لاکڈ کر دی اور پھر بیگ سے چابی نکال کر گھر کے دروازے کا لاک کھولنے لگی۔

دروازے پر لٹکتی تختی پر ہسپانوی زبان میں "المیرہ زورلڈ" لکھا نظر آرہا تھا۔۔ دروازے کے اوپر کی جانب پتھر تراش کر سلیٹ سی بنائی گئی تھی جس پر رکھے گملوں میں کھلے پھول بہت حسین معلوم ہو رہے تھے۔

لاک کھلتے ہی دروازہ اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ اس نے دیوار پر سوئچ ٹٹول کر لائٹ آن کی تو چھوٹے سے اس لاؤنج کا منظر روشن ہو گیا۔

کر اس بیگ کو سامنے کاؤچ پر پھینک کر وہ کمرے میں بیڈ پر جا گری۔۔۔۔ وہ اتنی میسی قسم کی لڑکی تھی کہ اففف۔۔۔۔

گھر میں ادھر ادھر بکھری چیزیں اپنی حالت زار پر روتی نظر آتی تھیں۔۔۔ اس کا جہاں پر دل کرتا تھا، اس چیز کو پھینک دیتی تھی۔ اس کے اس چھوٹے سے گھر میں بہت سی چیزیں ہر وقت ادھر ادھر بکھری پڑی رہتی تھیں۔۔۔۔ حتیٰ کہ اسے بعد میں خود بھی چیزیں نہیں ملتی تھیں۔ اپنی اس عادت کو بدلنے کی بجائے وہ چیزیں نئی لے آتی تھی۔

وہ "المیرہ وجدان" تھی۔۔۔۔

جس نے اپنی ہی ایک الگ دنیا بسائی تھی اور اس دنیا میں کسی بھی دوسرے انسان کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted on Kitab Nagri

بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد وہ اپنے آفس میں ضروری فائلز دیکھنے کے لیے رکارہا تاکہ اگلی میٹنگ میں ان کی کمپنی بہترین پریزنٹیشن دے سکے۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔ وہ اپنا کام ختم کر کے ہوٹل کے کوریڈورز سے گزرتا اب ریسپشن ڈیسک کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ سامنے ڈیسک پر نظر پڑتے ہی اس کے باہر کی جانب بڑھتے قدم رک گئے تھے۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اس ڈیسک کے قریب چلا آیا جہاں المیرہ اپنا سر ڈیسک پر رکھے خراٹے لینے میں مگن تھی۔ اس کی شفٹ ختم ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا لیکن وہ اس بات سے بے پروا گھوڑے گدھے سب بچ کر سو رہی تھی۔

عذیر حقانی وہاں کھڑا کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر نمبر ملا یا تھا۔ ریسپشن ڈیسک پر پڑے فونز میں سے ایک پر گھنٹی بجنے لگی۔

گھنٹی کی مسلسل آواز آنے کے باوجود وہ بے خبر بنی اپنی نیند پوری کرتی رہی۔

عذیر نے کال منقطع کر دی اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بند ہو گئی۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہاتھ اس کے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے ڈیسک بجایا تو وہ ہڑبڑا کر جاگ گئی۔

"کیا ہوا؟" نیند سے اچانک اٹھتے ہوئے وہ بالوں کی طرح پوچھنے لگی۔

اور وہ جو اسے پر سکون سا دیکھ رہا تھا، ایسے ری ایکٹ کرتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ غالباً وہی ہیں جو جاب پر پہلے ہی دن لیٹ پہنچی تھیں؟" ذہن پر زور ڈالتے ہوئے وہ کچھ یاد کر کے پوچھنے لگا۔

المیرہ اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر بوکھلا سی گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا کہے۔ وہ تو ویسے ہی اس کی شخصیت کے رعب میں آ جاتی تھی۔

"سوری سر! پتا نہیں کب آنکھ لگ گئی۔" کرسی کو سرعت سے چھوڑ کر وہ کھڑی ہو گئی تھی اور اب اپنی بند آنکھوں کو زبردستی کھولنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

عذیر جس کا واسطہ پہلی بار کسی ایسی لڑکی سے پڑ رہا تھا، نجانے کس سوچ میں پڑ گیا۔

"دوبارہ نہیں ہو گا ایسا۔ آپ بس مینیجر کو نہ بتائیے گا ورنہ وہ مجھے جاب سے نکال دے گا اور مجھے اس جاب کی بہت ضرورت ہے سر۔" وہ روہانسی ہو کر اس سے درخواست کرنے لگی۔ لیکن وہ اسے سننے کی بجائے کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نام کیا بتایا تھا آپ نے؟"

"المیرہ۔۔ المیرہ وجدان" وہ پریشان سی کہنے لگی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اب واقعی مینیجر ڈیوڈ کو بتا دے گا۔
"گڈ نیم۔" اس نے مسکرا کر اس کے نام کو سراہا تھا۔

"شکریہ سر۔" اپنے سر کو تھوڑا سا خم دے کر اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا نہیں خیال کہ آپ کو یہاں پر نیند پوری کرنے کی ڈیوٹی پر رکھا گیا ہے۔"

یوں کہتے ہوئے وہ اسے پہلی بار اپنا لباس لگ رہا تھا۔ جو اباً وہ خاموش رہی۔ مزید کچھ کہتی تو شاید وہ تپ بھی جاتا اور یوں وہ اپنی بار بار کی گئی غلطیوں کی وجہ سے نوکری سے نکال دی جاتی۔

"امید ہے کہ آپ اپنی اس نوکری کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔" ایک نظر اس کے جھکے ہوئے سر پر ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

"آخر کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ایسا؟" بالوں کو ہاتھوں سے نوچتے ہوئے وہ کرسی پر ڈھے گئی۔

اپنی عادتیں ٹھیک کرنے کی بجائے وہ ہمیشہ ہر بات قسمت پر ڈال دیتی تھی۔ بار سلوٹ کی یہ لاپرواہی کی ابھی جانتی نہیں تھی کہ حقیقت میں قسمت اس کے ساتھ کیا کرنے جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اگلادن مصروفیت بھر ادن تھا اور اگلے دن اس کی قسمت واقعی خراب تھی۔ رات بلاک کے شیریں بچوں نے اس کی سائیکل پنکچر کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے اسے میٹر کے ذریعے ہوٹل جانا پڑا۔ جس سے نہ صرف اسے دو یورو خرچ کرنے پڑے بلکہ وقت پر پہنچنے کے لیے اسے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنی نیند قربان کر کے نکلنا پڑا۔

اپنی سائیکل وہ دوپہر ایک قریبی ورک شاپ پر چھوڑ آئی تھی۔ رات کے ایک بجے وہ فری ہو گئی تھی اور اب واپسی پر اس کا ارادہ میٹرو پہ جانے کا تھا۔ یہ سوچ کر وہ میٹرو کی طرف نکل گئی۔۔۔ پونے گھنٹے بعد وہ گوتھک کوارٹر کے قریب تھی۔

Posted on Kitab Nagri

مزید یورو بچانے کے لیے اس نے صرف گو تھک کو ارٹریک ٹیکسی لی تھی۔ آگے گھریک اس نے پیدل ہی جانے کا سوچا تھا۔

گو تھک کو ارٹریک یہ تنگ بل کھاتی گلیاں اس وقت سنسان نظر آرہی تھیں۔ گھروں کے باہر لگے برقی لیمپوں سے زرد رنگ کی روشنی عجیب تاثر دے رہی تھی۔ وہ پہلی باریوں ان تنگ گلیوں میں رات کے پھر سفر کر رہی تھی۔

قرون وسطی کے رومیوں کے چھوڑے گئے نقش و نگار پہلی زرد روشنیوں میں عجیب و غریب دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی، گلیاں بدلتی چلتی رہی۔ جیسے ہی وہ اس گلی میں داخل ہوئی جو سامنے کی طرف سے دو مزید شاخوں میں بٹی نظر آرہی تھی، کسی احساس کے تحت اس کے قدم رک گئے۔

گھمبیر خاموشی میں اسے اپنے پیچھے کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی تھی۔ وہ رک گئی اور ہمت کر کے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی جانب گھومی تھی۔

لیکن پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔ پیچھے بھی گلی دو مزید گلیوں میں تقسیم ہو رہی تھی اور وہ یہ جان نہیں پائی تھی کہ آواز کس گلی سے آرہی ہے۔

اس نے ایک قدم پیچھے بڑھا کر دیکھا تو اسے دونوں گلیوں میں کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔ اسے یہ سب اپنا وہم لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سر جھٹک کر وہ چلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی آواز پھر آنے لگی اب کی بار اس نے وہم کو سچ جان کر بنا سوچے سمجھے دوڑ لگادی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس سمت بھاگ رہی ہے۔ لیکن وہ بھاگتی رہی حتیٰ کہ اس کا گھر آگیا۔ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے گھر کا تالا کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے وہ دروازے کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ خوف و دہشت سے اس کا وجود کانپ رہا تھا اور وہ پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اندر لاؤنج میں چلی آئی۔ لائٹ آن کر کے وہ صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔ ڈر کی وجہ سے اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا وہم ہی ہو المیرہ۔" خود کو کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے اس نے تسلی دی تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ موت نے آج سے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا تھا اور بہت جلد وہ اسے آن دبوچ لے گی۔

Kitab Nagri

☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

شام ڈھل رہی تھی اور وہ بجیرہ روم کے کنارے واقعی بار سلو ناچ پر عذیر حقانی کے سامنے بیٹھی تھی۔ بجیرہ روم کے وسیع سمندر کے اس پار سورج غروب ہوتا دکھائی دے تھا۔

وہ دونوں اس وقت سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ المیرہ نے خلاف معمول اپنے بھورے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے جو اب ساحل سمندر پہ چلنے والی ہوا کے سنگ ادھر ادھر اڑ رہے تھے۔ وہ بار بار ان بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے چہرے سے ہٹا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

عذیر حقانی نے یہاں اس کے لیے ایک خوبصورت میز سجائی تھی جس کے اوپر سفید ریشمی پردوں سے محراب بنائی گئی تھی۔ اسی محراب کے نیچے دو کرسیاں ایک دوسرے کے سامنے تھیں جن کے درمیان یہ میز پڑی تھی۔ میز پر سفید موم بتیاں جل رہی تھیں اور شیشے کے نازک گلاسوں میں نایاب مشروب دیکھا جاسکتا تھا۔ المیرہ کے گال خوشی کی دمک سے بلش کر رہے تھے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ حقانی گروپ کا سی ای او عذیر حقانی اسے یوں اتنی جلدی پر پوز کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔"

انگلی میں ڈائمنڈ کی رنگ دیکھتے ہوئے وہ بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔ یہ رنگ کچھ ہی دیر پہلے عذیر حقانی نے اسے پوری محبت کے ساتھ پہنائی تھی۔ اس محبت کا گواہ بحیرہ روم کا زردی مائل پانی تھا جس میں لہریں شور مچا مچا کر المیرہ کی خوش قسمتی پر اسے مبارک باد دے رہی تھیں۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔"

المیرہ کی بات پر اس نے ایک بے ساختہ قہقہہ بارسلونائیچ کی ٹھنڈی فضا کے سپرد کیا تو المیرہ اسے یوں ہنستے دیکھ کر مسکرا دی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ کہتی، سائیڈ ٹیبل پر رکھا الارم کلاک ایک دفعہ پھر بج اٹھا تھا۔

اس نے کلاک اٹھا کر سامنے دیوار پہ دے مارا۔

"تھوڑی دیر بعد نہیں بج سکتے تھے کیا۔ ابھی تو میں نے اس سے بہت کچھ کہنا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

اسے کلاک پر غصہ آیا تھا۔ ہمیشہ کی طرح غلط وقت پر بجا تھا۔ اس کے خواب اس کی گھنٹی کے شور سے ہمیشہ ادھورے رہ جاتے تھے۔

"میرے خوابوں کے دشمن ہو تم۔ اب یہی مرے پڑے رہو۔"

دوبجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے، کلاک کو مزید صلو اتیں سناتی وہ فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

وہ تیار ہو کر گھر سے باہر نکل آئی تھی اور اب اس کے قدم قریبی ورکشاپ کی طرف تھے جہاں وہ اپنی سائیکل کی مرمت کروانے دے کر گئی تھی۔

اس کی سائیکل مرمت کر دی گئی تھی۔ ورکشاپ کے مینیجر کو پیسے دے کر اس نے اپنی سائیکل لی اور بحیرہ روم کے کنارے واقعی حقانی ہوٹل میں معمول کی ڈانٹ کھانے کے لیے چل دی تھی۔ وہ آج بھی لیٹ تھی لیکن شاید اس کی قسمت نے آج اس کا ساتھ دیا تھا اور وہ مینیجر کا سامنا کرنے سے بچ گئی تھی۔

"دیکھا! تم ایویں ڈر رہی تھیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہر دفعہ موت کا فرشتہ سامنے ہی کھڑا ہو۔" اپنے کارنامے پر خود کو فخر سے سراہتے ہوئے وہ خود اعتمادی کے ساتھ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ یہ تو اب اس کا معمول ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆

بار سلونا پر چمکتی دھوپ سنہرے رنگ بکھیر رہی تھی۔ وہ جاگنگ سے اس وقت لوٹ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"صبح بخیر۔" جینی اپنے مخصوص لباس میں ملبوس اس کے لیے ناشتہ لگا رہی تھی۔ وہ پچھلے سات سال سے حقانی ہاؤس میں کام کر رہی تھی اور یوں وہ اس گھر کے خاص ملازموں میں سے ایک تھی۔ عمر اڑتیس سال کے لگ بھگ تھی۔ حلیے اور رنگت سے فرانسیسی معلوم ہوتی تھی۔

"صبح بخیر جینی۔" عذیر نے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"ناشتہ ابھی کرو گے؟" اسے جاگنگ ٹریک میں دیکھ کر وہ پوچھ رہی تھی۔

"نہیں، میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ آپ تب تک ماما کو جگادیں۔" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف فریش ہونے کے لیے بڑھ گیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے ایک پارسل پر پڑی۔ وہ ایک بہت بڑا بورڈ لگ رہا تھا جسے نفاست سے کور کیا گیا تھا۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اور پھر سوچتے ہوئے بیڈ کے قریب چلا آیا جہاں وہ بورڈ پڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

اس نے ہاتھ بڑھا کر کاغذ پھاڑ ڈالا اور اگلے ہی لمحے اسے اپنے حلق میں کچھ پھنستا محسوس ہوا تھا۔ جیسے گلے میں رسی کا پھندہ ہو اور اسے جھٹکے سے تنگ کر دیا گیا ہو یوں کہ سانس لینے میں مشکل ہونے لگے۔

وہ ایک پینٹنگ تھی لیکن وہ کوئی عام پینٹنگ نہیں تھی کہ جسے دیکھ کر اسے سراہا جاتا۔ اس کے بنانے والے کو داد دی جاتی بلکہ اس پینٹنگ نے تو عذیر کو عجب پریشانی میں ڈال دیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سامنے پینٹنگ میں ایک آدمی نیچے فرش پر بے جان پڑا نظر آرہا تھا جس کے سر اور سینے پر لال رنگ نمایاں دکھائی دے رہا تھا۔ ساتھ ہی ایک شخص ہاتھ میں تیز دھار چاقو لیکر کھڑا تھا جو خون سے ڈوبا ہوا تھا۔ یعنی وہ کسی کے قتل ہونے کا واضح منظر تھا۔

"مارک! مارک!" پینٹنگ کو پلٹ کر وہ اپنے اسسٹنٹ کو آواز دینے لگا۔

مارک دوڑتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔

"یہ پارسل تم نے ریسیو کیا تھا؟" کانپتی آواز کو مضبوط بناتے ہوئے وہ پوچھنے لگا۔

"جی۔" مارک نے جھجکتے ہوئے سر ہلایا۔

"تو پوچھ کر لیا تھا کیا؟" آنکھیں غصے سے لال ہونے لگی تھیں۔ اسے مارک سے اس قدر بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سوری باس۔" وہ سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"ابھی پتا کرو کہ یہ پارسل کہاں سے آیا اور کس نے بھیجا ہے۔" کمرے میں بے چینی سے ٹہلتے ہوئے وہ اسے حکم دے رہا تھا۔

"اوکے باس۔" ہمیشہ کی طرح اس کے حکم پر فوراً عمل کرنے کے لیے وہ کسی بھی لمحے کی تاخیر کیے بنا وہاں سے چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

عذیر پینٹنگ پلٹ کر اسے دوبارہ دیکھنے لگا۔

"آخر اس پینٹنگ سے اس کا کیا مطلب ہے؟" پینٹنگ بغور دیکھتے ہوئے وہ گہری سوچ میں پڑ گیا اور پھر اسے دیوار کے ساتھ الٹا کھڑا کر کے خود فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ناشتے کی میز پر تھا لیکن دھیان ابھی بھی اسی پینٹنگ کی طرف تھا۔

ناشتہ کرتے ہوئے وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ تو ابھی اس کھیل کا آغاز ہے۔ ایسے پارسل تو اسے اب روز ملنے والے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

وہ اس ہوٹل میں بہت ہی کم آیا کرتا تھا۔ زیادہ تر تبھی آتا جب کوئی میٹنگ ہوتی یا پھر کوئی وی آئی پی شخصیت حکومت کی طرف سے اس ہوٹل میں ٹھہرائی جاتی تو وہ اسے پروٹوکول دینے لازمی آتا۔ لیکن اب وہ ہر دوسرے دن آنے لگا تھا۔ شاید اسے یہاں ہر روز آنے کی کوئی خاص وجہ مل گئی تھی اور وہ خاص وجہ اس وقت مینیجر کو بنا سوچے سمجھے سنار ہی تھی۔

وہ اپنے آفس میں جانے کا ارادہ ترک کر کے اس کوریڈور کے اختتام پر چلا آیا جہاں وہ کھڑی بولے جا رہی تھی جبکہ مینیجر حیران سا، منہ کھولے اسے سنے جا رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟" اس نے وہاں مداخلت کرنا ضروری سمجھا تھا ورنہ وہ لڑکی تو پورے ہوٹل کو وہاں اکھٹا کر لیتی۔

Posted on Kitab Nagri

"سریہ آج پھر۔۔۔۔۔" مینیجر نے بے بسی سے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن المیرہ نے اسے کچھ بولنے کا موقع ہی نہ دیا۔

"دیکھیں سر! ڈیوٹی پر آنے میں دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے۔ مگر ناں جی، یہاں تو انسانوں کی نہیں مشینوں کی ضرورت ہے انہیں۔ جو گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ اپنا ہر کام کریں۔ مجھے بھی نہیں چاہیے ایسی جاب جہاں ذرا سی دیر پر وہاں کے مینیجر اتنی بے عزتی کرنا شروع کر دیں۔" آنکھوں میں جھوٹ موٹ کے آنسو لا کر اس نے مینیجر کو حیران کر دیا تھا۔ کیونکہ اسے ذرا سی دیر نہیں ہوئی تھی، وہ پورا ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ تھی لیکن پاگل مینیجر نہیں جانتا تھا کہ المیرہ کے نزدیک وہ "ذرا سی دیر" ہی تھی۔ اگر جانتا ہوتا تو شاید اس کی کلاس نہ لیتا۔

جبکہ عذیر اسے مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا۔ ایسی دلچسپ لڑکی سے اس کی واقعی یہ پہلی ملاقات تھی اور یہ لڑکی ہی وہ خاص وجہ تھی جس کے لیے وہ اب ہر دوسرے دن وہاں آنے لگا تھا۔ المیرہ اب وہاں سے جانے لگی تھی لیکن عذیر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"ایک منٹ مس المیرہ۔" اسے وہاں روک کر اب وہ ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہوا۔

"آج سے مس المیرہ کے لیے یہاں وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ انہیں ذرا سی دیر پر آپ کچھ نہیں کہا کریں گے۔"

مینیجر ڈیوڈ بت بنے عذیر کو دیکھتا رہا۔ اسی نے تو یہاں اصول بنایا تھا کہ کوئی بھی ورکر ایک منٹ بھی اپنے کام میں تاخیر نہیں کرے گا تو پھر آج وہ اس لڑکی کو یہ خاص رعایت کیوں دے رہا تھا۔

المیرہ آنسو پونچھتی عذیر حقانی پر ایک دفعہ پھر مر مٹی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک ہی دل ہے، کتنی دفعہ جیتو گے لڑکے۔" دل ہی دل میں کہتی وہ اس کی ہر ادھر وارے وارے جارہی تھی۔ ڈیوڈ کا بنا ہوا منہ دیکھ کر اس کی ویسے ہی ہنسی نکل رہی تھی لیکن اس وقت وہ عذیر کے سامنے مظلوم سی شکل ہی بنا کر کھڑی رہنا چاہتی تھی۔

"جی بہتر سر۔" ڈیوڈ نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔

"امید ہے کہ مجھے دوبارہ ایسی کوئی شکایت نہیں ملے گی۔" ایک نظر المیرہ کے روتے چہرے پر ڈال کر وہاں سے جانے کے لیے مڑا تھا کہ تبھی المیرہ اس کے سامنے آگئی۔ عذیر نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے تھے۔

"مرسی (شکریہ)۔" مخصوص ہسپانوی انداز میں وہ اس کا شکریہ کہہ رہی تھی۔

اب کی بار عذیر مسکرا دیا تھا اور شکریہ قبول کر کے وہاں سے چلا گیا۔

المیرہ نے پلٹ کر فاتح انداز میں مینیجر کو دیکھا تھا جو چہرے پر غصہ کے تاثرات لیے اسے ہی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

المیرہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی وہاں سے چلی گئی۔

"میں دیکھتا ہوں کہ تم یہاں زیادہ عرصہ کیسے رہتی ہو؟" دل ہی دل میں ٹھان کر وہ بھی اپنے کیبن کی طرف چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆

Posted on Kitab Nagri

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ وہ ہوٹل سے جلدی لوٹ آیا تھا اور اب اپنی

اسٹڈی میں بیٹھا اسی پیٹنگ کا مختلف پہلوؤں سے مشاہدہ کر رہا تھا کہ تبھی اس کا اسسٹنٹ مارک وہاں چلا آیا۔

عذیر نے پیٹنگ کو ایک دفعہ پھر پلٹ کر رکھ دیا تھا اور اب سوالیہ نظریں لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"باس! یہ پارسل کوریر کمپنی کی طرف سے نہیں آیا۔ نہ تو وہ بانیک ہی اس کمپنی کی ہے جس پر وہ پارسل دینے

آیا تھا اور نہ ہی وہ لڑکا اس کمپنی کا ملازم ہے۔" مارک اسے ساری تفصیلات بتانے لگا۔

"اوہ۔" عذیر اپنی کنپٹی سہلاتا کر سی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نظریں کسی غیر واضح نقطے پر مرکوز ہو چکی تھیں۔

"اس پیٹنگ میں کوئی خاص بات ہے باس؟" وہ احتیاطاً پوچھنے لگا۔

عزیز نے اسی حالت میں بیٹھے ہوئے اسے پیٹنگ کو سیدھا کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

مارک اپنی کرسی سے اٹھ کر پیٹنگ کے پاس چلا آیا اور اب اسے سیدھا کر رہا تھا۔

پیٹنگ کے سیدھا کرتے ہی وہ اچھل کر ایک قدم پیچھے ہٹا ہٹ گیا۔ اس کے چہرے پر پسینے کے نمودار ہوتے

قطرے واضح دیکھے جاسکتے تھے۔ جیب سے رومال نکال کر اس نے ماتھے سے پسینہ صاف کیا تھا۔

"یہ کس نے بھیجی ہے باس؟" بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔

عذیر نے کندھے اچکاتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم دودن کے اندر اندر اس بات کا پتا کرواؤ گے کہ یہ پینٹنگ بھیجنے والا شخص ہے کون۔" اپنے کندھے کا سارا بوجھ اس پر ڈال کر وہ اب دوبارہ پینٹنگ کی طرف متوجہ ہو گیا جو اپنے اندر بہت سے راز لیے ہوئے تھی۔ ایسے راز جو بہت الجھے ہوئے تھے۔ جنہیں سلجھانے کے لیے پینٹنگ بھیجنے والے شخص کا علم ہونا ضروری تھا اور عذیر نہیں جانتا تھا کہ پینٹنگ بھیجنے والا اس کے بہت قریب ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بار سلونا اس کے لیے کبھی اچھا نہیں رہا تھا۔ وہ ہمیشہ اس لڑکی کے لیے بہت ظالم رہا ہے۔ شہر ظالم ہوتے ہیں لیکن بار سلونا کچھ زیادہ ہی ظالم تھا۔ ہر روز اس کی زندگی میں کوئی حادثہ لے آتا تھا۔ اور یہ لا پرواہی لڑکی اس کے ہر ظلم کو مسکرا کر سہہ لیتی لیکن آج جو ظلم اس شہر میں اس کے ساتھ ہونے والا تھا وہ شاید یہ کبھی بھی سہہ نہیں پائے گی۔

وہ اپنی سائیکل پہ گھر لوٹ رہی تھی کہ تبھی اسے اپنے گھر کی اسٹریٹ سے دھواں اٹھتے دکھائی دیا جو کہ اس وقت برقی لیمپوں کی روشنی میں زرد نظر آ رہا تھا۔ پیڈل کو تیز گھماتی وہ اس جگہ کی طرف سائیکل لے جانے لگی جہاں سے وہ دھواں اٹھ رہا تھا۔

"یا اللہ خیر۔" دل ہی دل میں دعائیں کرتی وہ اس جگہ کے قریب ہوتی جا رہی تھی لیکن قریب آنے سے منظر مزید دھندلا تا محسوس ہو رہا تھا۔ آنکھیں حقیقت پر یقین کرنے سے انکاری ہو رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

یہاں کسی گھر کو آگ لگ گئی تھی شاید۔ جسے بجھا دیا گیا تھا لیکن دھواں اب بھی اٹھ رہا تھا۔ اس کے بلاک کے چند لوگ اب بھی وہاں کھڑے تھے۔ اسٹریٹ کی وہ آنٹی جسے بچے بگ بینتھر بول کر بھاگ جایا کرتے تھے، اب المیرہ کو دیکھ کر اس کی طرف آرہی تھی۔

المیرہ وہاں پر پہنچ چکی تھی جہاں کسی کا گھر جلا تھا۔

اسے یاد تھا۔۔ اچھی طرح سے یاد تھا کہ وہاں کسی کا گھر ہوا کرتا تھا جس پر ایک تختی لگی ہوئی تھی۔ اسی تختی پر اس نے بہت محبت سے "المیرہ ازورلڈ" لکھوایا تھا۔

اور پھر اس نے اس گھر کے دروازے کے دوسری طرف اپنی ایک چھوٹی سی دنیا بسائی تھی لیکن اب وہ گھر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ دھوئیں نے اسے اس کی قسمت کی طرح سیاہ کر دیا تھا۔

دروازے کے دوسری طرف اس کی بنائی گئی دنیا کو جلا دیا گیا تھا۔ جلا کر راکھ میں بدل دیا گیا تھا۔

اسٹریٹ کی وہ آنٹی اسے کچھ کہہ رہی تھی مگر المیرہ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا سوائے اس گھر کے جو کبھی اس کا ہوا کرتا تھا۔ جسے وہ دوپہر میں صبح سلامت چھوڑ کر گئی تھی کہ وہ رات کو اس میں لوٹ کر آئے گی۔ دن بھر کی تھکن اپنے بستر پر ڈال دے گی اور اپنے اس محفوظ گھر میں سکون کی نیند سو جائے گی۔

لیکن وہ گھر نہیں رہا، المیرہ کی بسائی دنیا نہیں رہی۔

Posted on Kitab Nagri

سب ختم ہو گیا تھا۔۔۔ آگ کی چنگاڑی نے ظلم کر ڈالا تھا اور بار سلونانے اس راز کو اپنے سینے میں چھپا لیا تھا۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆

صدے کی حالت میں وہ کب بے ہوش ہوئی، وہ نہیں جانتی تھی لیکن جب اس کی آنکھ کھلی تو صبح ہو گئی تھی۔ رات اس کے گھر کے جلنے کا راز اپنے سیاہ دامن میں چھپائے رخصت ہو چکی تھی۔

آنکھیں مسلتے ہوئے اس نے ادھر ادھر اٹھ کر دیکھا تھا اور دعا کی تھی کہ وہ اپنے ہی کمرے میں ہو اور جو اس نے دیکھا وہ محض اس کا خواب ہو۔

لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی اور نہ ہی کل رات جو ہوا، وہ اس کا خواب تھا۔ خود کو انجان کمرے میں پا کر وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی۔ پاؤں نیچے لٹکا کر وہ خود پر بیتی قیامت پر رونے لگی تھی کہ اسی وقت اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ایک کاغذ پر پڑی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر کاغذ اٹھا لیا۔ کاغذ پر ہسپانوی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا جسے وہ پڑھنے لگی۔

"امید ہے کہ تم اس وقت اٹھ گئی ہوں گی۔ چونکہ تم اس وقت ایک انجان گھر میں ہو تو اس لیے اس گھر کو انجان ہی سمجھنا۔ یہاں کی کسی بھی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔ میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں کہ یہاں کی کسی بھی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ میں اس وقت اپنی جاب پر ہوں اس لیے دروازہ باہر سے لاک کر کے جا رہا ہوں تاکہ تم کوئی چیز اٹھا کر بھاگ نہ جاؤ۔ اب میں تو تمہیں جانتا نہیں ہوں، اس لیے تم پر اعتبار بھی نہیں کر سکتا۔ فریج میں کھانے

Posted on Kitab Nagri

کے لیے جو پڑا ہے بس وہی کھانا۔ اس کے علاوہ کسی بھی چیز کو کھانے کی کوشش نہ کرنا۔ میری واپسی رات میں ہوگی اور تبھی ہماری ملاقات ہوگی۔"

پڑھنے کے بعد وہ غصے سے آگ بگولہ ہونے لگی۔۔۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو یہ۔" کاغذ کو ایک نظر دیکھ کر وہ اسے وہیں پھینک کر کمرے سے منسلک واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆

رات دس بجے اسے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تھی۔ وہ باہر لاؤنج میں ہی بیٹھی اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

در حقیقت وہ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ وہ کون تھا جو اسے بنا بتائے یوں اس گھر میں اٹھالایا تھا اور پھر اسے چور سمجھ کر اسی گھر میں بند کر گیا۔

وہ جو بھی تھا اب اسی لاؤنج کی طرف آرہا تھا۔ المیرہ سانس روک کر وہیں بیٹھی رہی کیونکہ وہ کوئی بھی ہو سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شخص وہی ہو جو اس رات گو تھک کو ارٹھر کی گلی میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ ذہن سے ان خیالات کو جھٹک کر وہ خود کو پرسکون کرنے لگی۔ تب تک وہ بھی لاؤنج میں داخل ہو گیا تھا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے گھر کی ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھا ہے۔ ہاتھ میں پکڑے شاپر زلاؤنج سے منسلک چھوٹے سے کیچن میں پڑی میز پر رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نظریں اسی میز پر پڑے گلدان پر تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"اس گلدان کو 360 کے زاویے پر گھما کر دیکھا گیا ہے۔ اور یہ جو سامنے دیوار پر تصویر نظر آرہی ہے اسے ایک دفعہ دائیں جانب گھما کر اتارا گیا ہے۔" وہ گھر کا تنقیدی نظروں سے جائزہ لے رہا تھا اور المیرہ جو اس کے بارے میں پتا نہیں کیا کیا سوچ کی تھی اب کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔

بلیو جینز پر نیلی دھاریوں والی سفید شرٹ پہنے وہ نجانے کہاں سے اس حلیے میں آرہا تھا۔ بہر حال وہ جیسا بھی لگ رہا تھا، رات کو لڑکیوں کا پیچھا کرنے والا ہر گز نہیں لگ رہا تھا۔ وہ بنا اس کی طرف دیکھے ہر چیز کے بارے میں بتا رہا تھا۔

"میرا گھر جل گیا اور تم ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر اتنا اوویلا مچا رہے ہو۔" وہ چیختے ہوئے اسے کہنے لگی۔

"تمہارا گھر جل گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب تم میرا بھی گھر جلا دو۔" وہ اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چلا یا تھا۔

"لگ ہی جائے اس گھر کو آگ۔" اس نے برابر بددعا دی تھی۔

"میں پھر تمہیں بھی آگ لگا دوں گا۔" اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

المیرہ جو اب کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ وہ پھر بول پڑا۔

"اب تم جاسکتی ہو یہاں سے۔" آرام سے کہتے ہوئے وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"کہاں؟"

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب کہاں؟ جہاں سے آئی ہو وہیں جانے کا کہہ رہا ہوں۔"

"لیکن میرے گھر کو تو آگ لگ گئی۔" المیرہ کے کہنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ اس نے لاشعوری طور پر اس کی طرف رخ موڑ کر دیکھا تھا۔ وہ المیرہ کی آنکھوں میں تیرتے آنسو دیکھ سکتا تھا جو اب ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے سرخی مائل سفید گالوں پر گر رہے تھے۔

"میں کہاں جاؤں گی اب۔" چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"اچھا، اچھا۔۔۔ ری لیکس۔۔۔" اسے یوں روتا دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گیا تھا۔

"میں تمہارے رہنے کا کوئی بندوبست کرتا ہوں۔۔ فکر نہ کرو۔" پتا نہیں کیوں اسے اس لڑکی سے ہمدردی ہوئی تھی۔

"شکریہ۔۔۔" سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے اس کی نظریں مشکور نظر آئی تھیں۔

"مجھے المیرہ کہتے ہیں، المیرہ وجدان۔" کچھ دیر خاموش رہتے ہوئے اس نے اپنا تعارف کروانا ضروری سمجھا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اور تمہیں؟" اس کی طرف سے کوئی بھی جواب نہ پا کر اس نے خود ہی پوچھ لیا تھا۔

"عاریز۔۔۔ صرف عاریز۔" اس نے اپنے باپ کا نام بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ صرف عاریز۔" اسی کے انداز میں کہتی وہ اسے چڑا گئی تھی۔

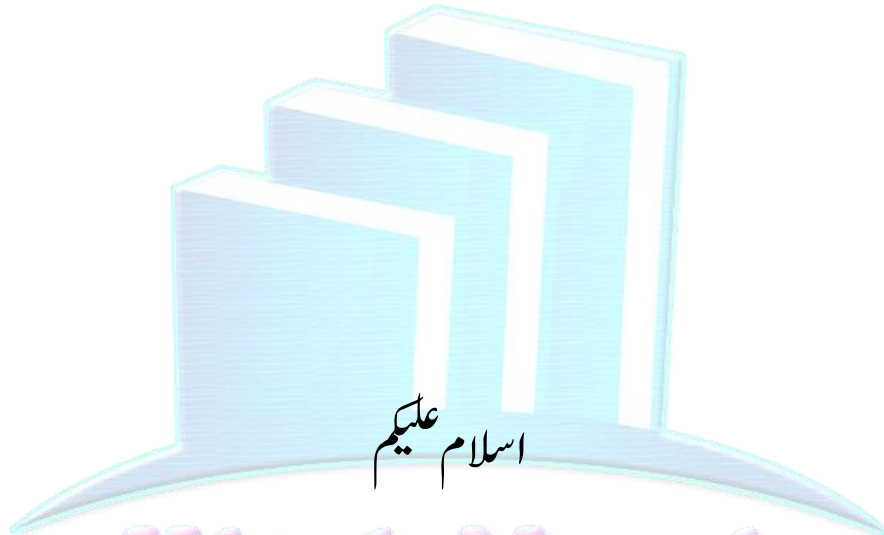
عاریز نے آنکھیں سیکڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا کہ مجھے اتنی بے تکلفی پسند نہیں۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے یوں دیکھنے پر المیرہ اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر بیٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

